سوال

(49) احکام قربانی کے کیا کیا ہیں۔ تفصیلا بیان فرمادیں۔

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

احکام قربانی کے کیا کیا ہیں۔ تفصیلا بیان فرمادیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اضحیہ یعنی قربانی میں اختلاف ہے کہ واجب ہے یا سنت موکدہ مگر مذہب صحیح و محقق یہی ہے۔ کہ سنت موکدہ ہے۔ اور یہی مذہب ہے۔ جمہور کا اور بخاری نے ایک باب اس کی سنیت کا منعقد کیا ہے۔ اور یہی دلائل اس کی سنیت پر ہیں۔ بخوف تطویل اختصار کیا۔ واجب نہیں ہے کیونکہ وجوب پر کوئی دلیل نہیں اور نہ کسی صحابی سے وجوب منقول ہے۔ اور حدیث جو ابن ماجہ میں بھی ہے۔ کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے شخص باوجود قدرت کے قربانی نہ کرے وہ ہمارے مصلی میں نہ حاضر ہو۔

عن ابی ہریرہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان لہ سعة ولم یضح فلا یقربن مصلانا (رواہ ابن ماجہ)

اول تو اس کے مرفوع ہونے میں اختلاف ہے۔ اصوب یہی ہے کہ موقوف ہے۔ دوسرے اس سے وجوب نہیں نکلتا۔ بلک تاکید نکلتی ہے۔ جیسا کہ پیاس وغیرہ کے کھانے میں فرمایا کہ مسجد میں کھا کر نہ آؤ حالانکہ بالاتفاق اس سے حرمت نہیں نکلتی اسی واسطے حضرت سے حلت ثابت ہے۔ کما لا یخفی عن من لہ فہم سلیما ور سنت دلائل سے ثابت ہے۔ جنکی تفصیل یہاں اختصاراً نہیں کی گئی۔

اور اس کے لئے صاحب نصاب۔ زکواۃ ہونا شرط نہیں۔ کیونکہ کوئی دلیل اس شرط پر نہیں ہے۔ بلکہ صرف استطاعت یعنی قدرت ہونی چاہیے۔ جیسا کہ حدیث ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مذکور ہے۔

کما لا یخفی اور اقامت یعنی مسافر نہ ہونا بھی شرط نہیں۔ کیونکہ اس پر بھی کوئی دلیل نہیں ہے۔ بلکہ دلیل سے اس کا خلاف ثابت ہے۔ کہ بخاری نے مسافر کی قربانی کرنے کا ایک باب منعقد کیا ہے۔ اور اس میں حدیث لایا ہے کہ آپ ﷺ نے سفر مکہ میں قربانی کی۔

باب الاضحیة للمسافر و (النساء) فیہ اشارة الی خلاف من قال ان المسافر لا اضحیة علیہ انتہی ما فی فتح الباري

اس سے صراحةً مستفاد ہوتا ہے۔ کہ اقامت شرط نہیں ہے کما لا یخفی اور مذہب حنفی میں واجب ہے صاحب نصاب زکواۃ پر جیسا کہ صدقہ فطر میں شرط اس کے کہ مسافر نہ ہو۔

اور جو شخص قربانی کرنے کا ارادہ رکھے۔ اس کو چاہیے کہ جب سے ذوالحجہ کا چاند دیکھے۔ تب سے قربانی تک سر وریش کا بال، ناخن وغیرہ نہ لے۔

عن ام سلمة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا رايتم هلال ذي الحجة واراد احدكم ان يضحى فليمسک عن شعره واظفاره رواه الجماعة الا البخاري كذافى

اور وقت اس کا بعد نماز کے ہے۔ قبل نماز کے جائز نہیں۔ اور اگر کوئی نماز کے قبل کرے گا تو جائز نہ ہوگا۔ دوسرا کرنا ہوگا۔ کیونکہ بخاری میں روایت ہے۔ کہ آپ ﷺ نے فرمایا! سنت یہ کہ پہلے نماز پڑھے پھر قربانی کرے۔ اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کی اس کی قربانی صحیح نہ ہوئی۔ وہ اس کے کھانے کا گوشت ہے۔ دوسری قربانی کرے۔

عن البراء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اول ما نبدا فى يومنا هذا ان نصليثم فرجع فننحر من نعله فقد اصاب سنتنا ومن ذبحقبل فانما هو لم قدمه لاهله ليس من النسک فيشئ الحديث رواه البخاري

اور حنفی مذہب میں بھی یہی وقت ہے۔ مگر دیہاتی لوگوں کے لئے وقت

اور سن بکری 1 کا ایک سال یعنی ایک پورا اور دوسرا شروع اور گائے اور بھینس کا دو سال یعنی دو سال پورے اور تیسرا شروع اور اونٹ کا پانچ سال اور چھٹا شروع ہونا چاہیے۔ اور بھیڑ ایک سال سے کم کا بھی جائز ہے۔ بشرط یہ کہ خوب موٹا اور تازہ ہو۔ کہ سال بھر کا معلوم ہوتا ہو۔ اسلئے کہ حدیث میں آیا ہے۔ کہ سال سے کم عمر کی قربانی نہ کرو۔ اور ضرورت کے وقت بھیڑ کا جزعہ کرلو۔

عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لاتذبحوا الا مسنة الا ان يعسر عليكم فتذبحوا جذعة من الضان رواه الجماعة الا البخاري كذافى منتقى الاخيار

اور مسنہ پر جانوروں سے ثنی کو کہتے ہیں۔ اور ثنی کہتے ہیں بکری میں سے جو ایک سال کی ہو۔ دوسرا شروع اور گائے بھینس میں جو دوس سال کی ہو تیسرا شروع اور اونٹ کا جو پانچ سال ہو چھٹا شروع ہو۔

1۔ یعنی بکری دوسرے سال میں اور گائے بھینس تیسرے سال اور اونٹ چھٹے سال میں عموماً دو دانت ہوتے ہیں۔ اسلئے بکری کیلئے دو سال گائے کیلئے تین سال اور اونٹ کیلئے چھٹے سال کا ذکر کیا ہے۔

قوله الا مسنة قال العلماء المسنة هى الثنية من كل شئ من الابل والبقر والغنم انتهى مافى نيل الاوطار والثنى من الشاة ما دخل فى السنة الثانية كذافى مفردات القران للامام الراغب القاسم الحسين وهو المقدم على الغزالى والقاضيى ناصر الدين البيضاوي منتهى

العرب میں ہے۔

ثنى كغتى شتر درسال ششيم درامده انتهى والثنى منها ومن المعزين سنة ومن البقرين سنتين ومن الابل بن خمس سنين ويدخل فى البقرة الجاموس لانه من جنسه انتهى مافى الهداية

اور جزعہ بھیڑ میں سے اس کو کہتے ہیں۔ جو سال سے کم ہو۔

الجزع من الضان ماتمت له ستة اشهر فى مذهب الفقهاء وذكر الزعضرانى انه ابن سبعة اشهر انتهى مافى الهداية

مگر بشرط مذکورہ

قالوا هذا اذا كانت عظيمة بحيث لو خلط باثنايا يشبته على الناظر من بعيد انتهى مافى الهداية 1

1۔ یہ سب فقہی عبارتیں جمع کی گئی ہیں۔ لغت عرب اور محدثین کی تحقیق مقصود ہو تو قربانی کے جانوروں پر ایک تحقیقی مقالہ جو آگے آرہا ہے۔ اس کا غور سے مطالعہ کریں۔ (سعیدی)

اور شرط یہ ہے کہ جانور قربانی اتنے عیوب سے خالی ہو۔ اور یہ کہ سینگ اُس کا آدھا یا آدھے سے زیادہ نہ کٹا ہو۔ دوسرے اس طرح کان نہ کٹا ہو تیسرے کانا یا ندھانہ ہو۔ چوتھے یہ کہ چوتھے یہ کہ ظاہر لنگڑانہ ہو۔ پانچویں یہ کہ بیمار نہ ہو چھٹے یہ کہ اتنا بوڑھانہ ہو کہ اسکی ہڈی کا گودانہ باقی رہا ہو۔ ساتویں یہ کہ اس کا کان نہ پھٹا ہو۔

(رواہ الترمذي۔ وابوداود۔ دارمی۔ ابن ماجہ۔ مشکواۃ)

اور حنفی مذہب میں بھی ان سب عیوب سے خالی ہونا چاہیے۔ اور سوا ان کے دم بھی اس کی نصف سے زیادہ نہ کٹی ہو۔ مگر یہ کے سینگ کٹے ہوئے ہوں۔ یا کان پھٹا۔ یہ حنفی مذہب میں عیب نہیں ہے اور کان آدھے سے زیادہ کٹا ہو۔ تب عیب ہے ورنہ نہیں۔

اور یہ عیوب جب معتبر ہیں۔ کہ وقت خریدنے کے موجود ہوں۔ اور جب وقت خریدنے کے جمیع عیوب مذکورہ سے مبرا تھا۔ اور بہ نیت قربانی کے جمیع عیوب سے سالم خرید لیا تب کوئی نیا عیب حادث ہو تو اس کی قربانی صیح ہے جیسا کہ حدیث میں آیا ہے۔

اور حنفی مذہب میں امیر تو دوسری بدل لے اور غریب کیلئے وہی صحیح و کافی ہے۔

وہذا الذي ذكرنا اذا كانت ہذه العيوب قائمة وقت الشراء ولو اشتراها سليمة ثم تعيب بعيب مانع ان كان غنيا عليه غيره وان كان فقيرا تجزيه ہذه لان الوجوب على الغنى بالشرع ابتداء لا بالشراء فلم تتعين به وعلى الفقير ما بشرائه الاضحية فتعينت انتهى مافي الهدايه

اور خصی کی قربانی جائز ہے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے خصی کی قربانی کی ہے۔

اور بہت سی حدیثیں اس مضمون کی آئیں ہیں۔ بخوف طوبل ایک ہی پر اکتفا کیا حنفی مذہب میں ہے۔

اور قربانی میں سے ازروئے قرآن وحدیث کے خود کھائے اور فقیروں محتاجوں کو کھلائے۔ کوئی قید نہیں کہ کس قدر کھائے کس قدر فقیروں کو دے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے

ترجمہ۔ کھاؤان میں سے اور کھلاؤ بے سوال فقیر اور سوال کرنے والوں کو۔

اور حنفی مذہب میں مستحب ہے کہ تہائی فقیروں محتاجوں کو دے۔

اور قصاب کی اجرت قربانی میں سے نہ دے۔ اپنے پاس سے علیحدہ دے۔

عن علی قال بعثنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقمت علی البدن فامرنی فقسمت لحومها ثم فقسمت جلالها و جلودها وقال سفيان حدثنی عبد الكريم عن عبد الرحمان بن ابی ليلى عن علی قال امرنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اقوم علی البدن ولا اعطی منها شيا فی جزارتها رواه البخاري

ترجمہ۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا آپ نے بھیجا مجھ کو نبی کریم ﷺ نے پس کھڑا ہوا۔ میں قربانیوں پر پس حکم کیا مجھ کو پس تقسیم کیا میں نے گوشت ان کا پھر حکم کیا مجھ کو پس تقسیم کی میں نے جھولیں ان کی اور چمڑے ان کے او کہا سفیان۔۔۔ نے حدیث سنائی مجھ کو عبد الکریم نے مجاہد سے اور اس نے عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے اورانہوں نے حضرت علی سے فرمایا۔ اور حضرت علی نے حکم کیا مجھ کو کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ کہ کھڑا ہوں میں قربانیوں پر اور نہ دوں ان سے قصائی کی اجرت میں کچھ۔۔۔ اور قربانی کے چمڑوں کو یا تو صدقہ کر دے۔ جیسا کہ حدیث مذکورہ بالا سے ظاہر ہے۔ یا اس سے کوئی چیز استعمال کی مثل مشک ڈول وغیرہ کے بنا لے بیچے نہیں جیسا کہ حدیث مذکورہ بالا سے

ظاہر ہے اور حنفی مذہب میں بھی یہی ہے۔

ویتصدق بجلدہالانہ جزء منہا اویعمل منہ الۃ تستعمل فی البیت کالنطع والجواب والغربال وغیرہا انتہی مافی الہدایۃ

(فتاویٰ نزیریہ جلد2ص 52۔53)

1۔ مشہورتین دن تک ہے۔10۔11۔12اور بعض احادیث سے چاردن 13تک ہے۔اور بعض نے آخرماہ تک جواز بتایا ہے دیکھو کتاب سے پہلے کا دوسرا ورق میں نے اسپر مختصر بتایا ہے۔

(سید اقتدار احمد سہسوانی)

ھٰذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 13ص 125-129

محدث فتویٰ